طاغوت سے کیا مراد ہے

بعض لوگوں نے طاغوت کی تعریف کو محض بتوں کی عبادت یا شیطان تک محدود کرنے کی کوشش کی ہے – اس طرح یہ ان کی اپنے بزرگوں کو بچانے کی ایک چال ہے – زیر نظر بحث میں طاغوت کی تعریف قرانی آیات کے تحت بیان کی گئی ہے

طاغوت کا مطلب ہے حد سے نکلا ہوا سرکش انسان یا جن ہے –اس میں شیطان، جھوٹے انبیاء، جھوٹے الہ و معبود، توریت و قرآن کے احکام کے مخالف علماء سب شامل ہیں

بعض علماء نے طاغوت کی تعریف کی کل معبود من دون اللہ : اللہ کے علاوہ سارے معبود (باطل) ہیں- بعض نے کہا شیطان ہی طاغوت ہے –بعض نے کہا جادو گر طاغوت ہے- ان سب کی برائی میں کوئی شک نہیں ہے لیکن ان تعریفات میں یہ واضح نہیں ہے کہ کیا کوئی ذی روح فرد بھی طاغوت ممکن ہے - لہٰذا اب قرآن کو دیکھتے ہیں- طاغوت کے انکار کا حکم مکہ میں سورہ الزمر میں دیا گیا

(17) وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوٓا اِلَى اللّـٰهِ لَـهُـمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ

اور جو لوگ الطَّاغُوتَ کو پوجنے سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لیے خوشخبری ہے، پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دو-

(18) اَلَّـذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٝ ۚ اُولٰٓئِكَ الَّـذِيْنَ هَدَاهُـمُ اللّـٰهُ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُـمْ اُولُو الْاَلْبَابِ

جو توجہ سے بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں، یہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے، اور یہی عقل والے ہیں۔

یعنی مشرکین مکہ کے سردار کو طاغوت قرار دیا گیا-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (36) سورة النحل

اور بے شک ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو پس ان میں سے کچھ کو اللہ نے ہدایت دی اور کچھ پر گمراہی ثبت ہو گئی، پھرو زمین پر چلو پھرو دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى فَبَشِّرْ عِبَادِ (17) سورة الزمر

اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور اللہ سے لو لگائی ان کے لئے بشارت ہے پس ان کو خوشخبری دے دیں

دوسری طرف عرب کا وہ توھم پرست معاشرہ تھا، جس میں ساحر اور کاہن بھی راج کر رہے تھے (جس طرح آج ہمارے ہاں جن اتارنے والے پیر اور بزرگ مشہور ہیں کہ میڈیا پر بھی ان کی رسائی ہے جو خالصتا پڑے لکھے لوگوں کا پیشہ سمجھا جاتا ہے)—ساحر و کاہن کو جبت کہتے ہیں- قرآن میں ہے

الذين أُوتُواْ نَصِيباً مِّنَ الكتاب يُؤْمِنُونَ بالجبت و الطاغوت

جن کو کتاب میں حصہ دیا گیا وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لے آیے

مکہ کے بعد انکار طاغوت کا مدینہ میں بھی حکم دیا گیا- طاغوت کا ذکر سورہ بقرہ سن ۲ ہجری میں ہے- سورہ النساء سن ۳ یا ۴ ہجری میں ہے -اس میں کعب بن اشرف کا مسئلہ جو مدینہ کے شمال میں رہنے والا قبیلہ طی کا ایک یہودی تھا-اس کی ننھیال مدینہ کی تھی- کعب بن اشرف کے بہت سے ہمدرد مدینہ کے منافق تھے اور ان کا اپس میں گھ جوڑ تھا—ان کے لیڈر دو یہودی حيي ابْن اخْطَبْ، اور كَعب بْن الاشرف تھے—منافقین جو ایمان لانے کے دعوے دار تھے لیکن بطور مصلحت اور بزنس کی بڑھوتی کے لئے مدینہ والوں کے ہمدرد

بن کر ان کو اندر ہی اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ورغلانے میں لگے رہتے تھے ، منافقین اپنے یہودی لیڈروں سے منسلک تھے اور انکے مدد گار بنے ہوئے تھے –ان کے نزدیک اسلام ایک آفت سے کم نہ تھا–مدینہ کا بیشتر بزنس یہودی ہاتھوں میں تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو ہی مدینہ سے نکال رہے تھے اور وہ قافلے جو قریش کا مال شام لے کر جاتے تھے ان پر حملے ہو رہے تھے – منافقین کے حساب سے مدینہ میں اسلام کی آمد اس زمانے کے بزنس پلان اور ٹریڈ روٹ پر حملہ تھا جس سے اندیشہ تھا کہ عربوں کا ہی نقصان ہو گا لہذا منافقین یہودیوں کی مدد کرنا چاہتے تھے –لیکن منصوبہ الہی کچھ اور ہی تھا–وہ انسان کی اس سوچ سے بہت دور تھا جس پر مال اور اولاد کی بیڑیاں پڑی ہوتی ہیں-ان یہودی لیڈران کو اسلام میں طاغوت کہا گیا

دو سوال یہاں پیش نظر ہیں

اول : مدینہ میں طاغوت کون تھے ؟

دوم : طاغوت کے فیصلوں کو ماننے والوں کو کیا دور النبی میں کیا منافق کہا جاتا تھا ؟

مدینہ میں طاغوت کون تھے ؟ کیا وہاں مشرکوں کے سردار تھے ؟ نہیں تھے –یہاں طاغوت کی تعریف بدل جاتی ہے –یہاں طاغوت وہ ہے جو اسلامی حکومت کا مخالف ہو اس کو گرانے کے لئے سازش کر رہا ہے یعنی کعب بن اشرف- اس کے فیصلوں کے انکار کا حکم دیا گیا تھا جو غیر اللہ کی پرستش کے حوالے سے نہیں تھے بلکہ سیاسی فیصلے تھے-

طاغوت کے فیصلوں کو ماننے والوں کو کیا دور النبی میں کیا منافق کہا جاتا تھا؟ نہیں، بلکہ ان کو مسلم کہا جاتا تھا اور یہ منافق مسجد النبی میں نماز بھی پڑھتے تھے- یہ ایک سرد جنگ کی طرح تھی، ایک اندرونی سیاست تھی جو خلاف رسول چل رہی تھی- منافق جن کو مسلمان ہی کہا جاتا تھا وہ جا کر کعب بن اشرف سے ملتے جلتے تھے اور پلان بناتے تھے-اس پر کہا گیا کہ ایمان مکمل نہ ہو گا اگر طاغوت کا انکار نہ کیا اور اگر اس کے فیصلوں پر عمل کیا-اس کے بعد ظاہر ہے کعب بن اشرف کا ربیع الاول 3ھ قتل ہوا- منافقوں و یہود کا طاغوت مر گیا، لیکن منافق مدینہ باقی رہے- ان پر مسلم کا اطلاق ہی گیا گیا یہاں تک کہ ایک موقعہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقوں کو اصحاب محمد بھی

کہاجب کہا گیا کہ ان کو قتل کر دیں تو فرمایا نہیں لوگ کہیں گے محمد اپنے اصحاب کا قتل کراتا ہے- یہاں تک کہ قبیلۃالخزرج کے سردار عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ سن ۹ ہجری میں پڑھی گئی تو اللہ نے منع کیا کہ ان کی نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے[1]-

یعنی ایک اللہ کا حکم ہے کہ منافق جو طاغوت کا متوالا ہے وہ مومن نہیں ہے —ایک معاشرت ہے جس میں اس کے باوجود ان منافقوں کو مسجد النبی آنے دیا جاتا ہے اور جنگ میں بھی آنے کے لئے کہا جاتا ہے مثلا تبوک کی جنگ میں منافق پیچھے رہے- سورہ توبہ سن ۹ ہجری میں ذکر ہے جبکہ معلوم تھا کہ یہ یہ لوگ کعب بن اشرف انجہانی سن ۳ ہجری سے ملے ہوئے تھے

لہٰذا دو الگ الگ باتیں ہیں ایک ہے معاشرت جو اسلام ہے اور ایک ہے ایمان جو اللہ کا حکم ہے

طاغوت- مسلم، مشرک، اہل کتاب، ہندو میں کہیں بھی ہو سکتا ہے[2]-اہل قبلہ میں سے ہونا اور شرک کرنا یہ دو الگ باتیں ہیں-ظاہر ہے اللہ اپنا حکم نافذ کرے گا کہ مشرک پر جنت حرام ہے- لیکن عرف عام میں انہی مسلمانوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا- حدیث میں ہے کہ رسول اللہ کہیں گے یہ میرے اصحاب ہیں یا امتی ہیں لیکن ان کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا

---

[1] بعض سلفی علماء نے منافق کو طاغوت قرار دیا ہے جو درست نہیں ہے – منافق متبع طاغوت ہے - قرآن و حدیث میں مناق کو طاغوت نہیں کہا گیا بلکہ ان کی اتباع کرنے والا کہا گیا ہے - طاغوت کا کفر اس کی زندگی میں ہی کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی زندگی میں اس کی مغفرت کی دعا کی ہے -قرآن میں منافق کی موت کے بعد اس کی مغفرت کی دعا سے منع کیا گیا ہے

[2] کتاب طاغوت کے تعاون سے جہاد،شرعی میں غیر مقلد محمد ابراہیم سلفی کا کہنا ہے

طاغوت سے مراد وہ بزرگان دین بھی ہیں جن کو لوگوں نے مسند الوہیت پر بیٹھا دیا ہے — چاہے کتاب اللہ کچھ بھی حکم دے حدیث رسول میں جو بھی حکم ہو لیکن بات بزرگ کی مانی جائے گی چاہے خلاف قرآن و حدیث ہی کیوں نہ ہو — اور اس مرض میں اک انبوہ کثیر ہے — اللہ اس سے بچائے - لہٰذا اپنے دور کے اور اپنے سے پہلے گزرے ہوئے طواغیت کا کفر للازم ہے

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں اور اپنی پرستش کرا رہے ہیں — اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا (60) سورة النساء

کیا تم نے دیکھا جنھوں نے یہ دعوی کیا کہ وہ ایمان لے آئے ہیں جو تم پر نازل کیا گیا ہے اور جو تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا چاہتے ہیں کہ طاغوت سے فیصلہ کرایا جائے اور بے شک ان کو اس کے کفر کا حکم دیا گیا تھا اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو دور کی گمراہی میں لے جائے

یہ بھی کہا :

طاغوت کے تعاون سے جہاد (شرعی جائزہ) 9

دشمنی نہیں رکھتا بلکہ نرم رویہ رکھتا ہے۔ اب جو مسلمانوں کا دشمن طاغوت اور کافر ہے اس کے ساتھ سلوک اور برتاؤ الگ ہوگا اور جو غیر دشمن کافر ہے اس کے ساتھ برتاؤ الگ ہوگا۔

طاغوت کی مذکورہ تعریفات و مفاہیم سے واضح ہوا کہ طاغوت طاغوت میں فرق ہے۔ ایک طاغوت وہ ہے جو کلمے کے اقراری ہے اور ایک طاغوت جو کلمے کا انکاری ہے۔ ظاہر ہے جو برتاؤ کلمے کے انکاری کے ساتھ ہوگا وہ کلمے کے اقراری یعنی کلمہ گو کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ حتیٰ کہ قرآن وحدیث میں تو کلمے کا انکاری کافروں طاغوتوں کے مابین بھی فرق کیا گیا ہے کہ ایک طاغوت کافر ہے، کلمے کا انکاری ہے اور مسلمانوں سے سخت دشمنی رکھتا ہے اور ایک طاغوت کافر ہے، کلمے کا انکاری ہے، ہر مسلمان سے سخت

❶ تیسیر القرآن : ١/١٨٥۔

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ (60) سورة المائدة

کہو کیا تم کو بتاؤں اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ شر انگیز (لوگ) جن پر اللہ نے لعنت کی اپنا غضب ڈھایا اور ان کو بندر اور سور بنا دیا اور طاغوت کے بندے جن کا برا مقام ہے اور جنھیں راہ راست سے بھٹکا دیا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ طاغوت سے مراد ہر وہ فرد بھی ہے جو اللہ تعالی کے کلام کے خلاف فتوی دے رہا ہو، چاہے وہ خود اس بات سے لاعلم ہو کہ وہ اللہ کا دشمن بن چکا ہے –

کہا جاتا ہے کہ ہر انسان سے صرف اس کے عمل کا پوچھا جائے گا - بلا شبہ ہر انسان سے اس کے عمل کا سوال کیا جائے گا– لیکن کیا ہم نے قرآن میں سوٴالحساب (برا حساب) کی اصطلاح نہیں پڑھی– جب حساب کتاب شروع ہو گا تو اس میں ہر چیز داخل ہوتی جائے گی– اور اللہ سریع الحساب (تیز حساب کرنے والا) بھی ہے– ہمارے عمل کا دارومدار عقائد پر ہے اور طاغوت کا انکار عقیدہ سے تعلّق رکھتا ہے- اب کچھ تو وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں کوئی انفورمیشن نہیں کہ کس عقیدے پر تھے ان کے حوالے سے یہی کہا جائے گا ان کے بارے میں اللہ کو پتا ہے جس طرح فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ پچھلی پشتوں کا کیا ہو گا؟ موسیٰ نے کہا اس کا علم اللہ کو ہے

اس میں واضح ہے کہ انبیاء دنیا میں کفر مٹانے کے لئے منتخب ہوئے اور اس مقصد کو انہوں نے ادا کیا– آج اگر کوئی عیسائی اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام سے کفر منسوب کرے تو ہم بلا دلیل انکار کریں گے کیونکہ یہ نا ممکن ہے لیکن غیر انبیاء کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا ان کی تعلیمات اور عقائد کی جانچ کی جائے گی- وہ لوگ جنھوں نے کتابیں لکھیں اور اپنے گمراہ عقائد کو پھیلایا اور آج

لوگ ان کو ان کی تحریروں کی ہی وجہ سے جانتے ہیں تو ان کے بارے میں حسن ظن رکھنا کہاں کا انصاف ہے ؟ یہ تو اللہ سے بغاوت اور مصلحت کوشی ہے کہ کہیں دنیا والے ناراض نہ ہو جائیں - بہر حال ہم انکار کریں گے اور اسی کی تلقین کریں گے

حکم قرآن کے تحت صرف طاغوت کو پہچان لینا کافی نہیں ہے ـــ اس کے انکار کا حکم ہے یعنی اس کے فیصلوں کو نہیں لے سکتے - اب سوال ہے کہ طاغوت کے کس فیصلے کو نہیں لے سکتے ؟ جبکہ صلح حدیبیہ میں مشرکوں نے فیصلہ دیا کہ مدینہ کے مسلمان مکہ نہیں آئیں ـــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فیصلے کو مان گئے - معلوم ہوا طاغوت کا ہر فیصلہ قابل انکاری نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق توحید کے حوالے سے عقیدہ پر ہے

طاغوت کے حوالے سے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ طاغوت معاشرہ ہے جبکہ قرآن میں معاشرہ کی معروف بات کو قبول کرنے کا حکم ہے چاہے وہ مشرکین و اہل کتاب میں ہی کیوں نہ ہو قول معروفا کہہ کر اس رسم کو قابل قبول قرار دیا گیا ہے جو اسلام کی تعلیمات سے متصادم نہ ہوں - اس طرح معاشرہ بذات خود طاغوت نہیں - طاغوت کی فردانیت کو ختم کرنے سے ظاہر ہے پھر اوٹ پٹانگ نتائج نکلین گے - معاشرہ ، نظام طاغوت نہیں ہے - اطاغوت افراد ہیں جو عوام پر اثر کی طاقت رکھتے ہوں -

دارالعلوم دیوبند کا فتوی ہے **فتوی نمبر:** 143101200022

دار الإفتاء

جامعة العلوم الاسلامية

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ۔ پاکستان

طاغوت کا مفہوم اور اس کے مصداق

سوال

محترم مفتی صاحب السلام علیکم طاغوت کی تعریف کیا ہے؟ کیا طاغوت سے کفر ایمان کی بنیادی شرط ہے؟ اگر ہے تو اس کفر کی عملی صورت کیا ہے؟ کیا طاغوت مسلمان ہوسکتا ہے؟ اور کیا غیر اللہ کا قانون نافذ کرنے والا حکمران طاغوت ہے؟ پاکستان کے حکمران ڈنکے کی چوٹ پر غیر اللہ کا قانون نافذ کرتے ہیں کیا وہ طاغوت ہیں؟ جواب دیتے وقت ائمہ اہل سنت والجماعت کے فہم کو ضرور مد نظر رکھئے گا۔

جواب

طاغوت لغت کے اعتبار سے لفظ طغیانسے نکلا ہوا کلمہ ہے اس کا معنی حد سے بڑھ جانا اور سر کشی کرنا ہے، آئمہ اہل سنت والجماعت کی تفسیروں کے مطابق طاغوت کا اطلاق ہر جھوٹے معبود اور شیاطین پر ہوتا ہے یعنی طاغوت اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس بت یا شیطان کو کہا جاتا ہے۔جس کی معبود بر حق کے علاوہ عبادت اور پیروی کی جائے، بایں معنیٰ ایمان کیلئے طاغوت پر رد اور اس کا انکار لازم اور شرط ہے۔ یہ مفہوم کلمہ طیبہ لاالہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے ادا ہوجاتا ہے۔ جس انسان کو کلمہ اسلام یا کلمہ شہادت پڑھوایا جائے اس کو اس کا مفہوم بھی سمجھایا جائے اور اگر کسی غیر مسلم کو مشرف با اسلام کیا جارہا ہو تو اس کی اپنی زبان میں اس کے سابقہ معبودان باطلہ سے برأت کا اظہار کرایا جائے ان معبودوں کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر بھی واضح کیا جائے کہ وہ معبود اللہ کی مخلوق ہے، اللہ کے کاموں اور تصرفات میں شریک وساجھی یا عبادت کے لائق نہیں ہے۔ غیر اللہ کا قانون نافذ کرنے والے حکمران اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور باغی ضرور ہیں مگر طاغوت کے اصطلاحی مفہوم کا ان پر اطلاق مشکل ہے البتہ لغوی مفہوم کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی عدولی کرنے والے سارے لوگ خواہ وہ حکمران ہو یا رعایا سب کے سب طاغوت کا مصداق بن سکتے ہیں گو کہ اس درجہ میں بھی حکمران، عام رعایا سے زیادہ ذمہ دار ہونے کی وجہ سے اعلی درجے پر فائز شمار ہوں گے۔ فقط واللہ اعلم

دیوبندیوں کے نزدیک طاغوت محض بت اور شیطان ہیں۔

اہل حدیث کے بقول اس امت میں بھی شرک ہو رہا ہے لیکن طاغوت شیطان ہے - ماہنامہ الحدیث نمبر ۳۹ ، ص ۴۹ - ۵۸ میں ہے

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ امت مسلمہ میں کبھی شرک نہیں ہوگا اور اس سلسلے میں وہ بعض احادیث توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ محترم ابوالاسجد محمد صدیق رضا حفظہ اللہ نے قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ ان لوگوں کا بہترین رد کیا ہے جسے ماہنامہ الحدیث میں قسط وار شائع کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی قسط پیشِ خدمت ہے۔/ حافظ شیر محمد

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ رسوله الأمين، أما بعد:

شرک انتہائی مذموم عمل ہے، اللہ تعالیٰ نے شرک سے جس قدر کراہت وناپسندیدگی کا اظہار فرمایا شاید ہی کسی دوسرے مذموم عمل پر اس قدر کراہت وناپسندیدگی کا اظہار کیا ہو، اور اللہ رب العالمین نے ہر قوم کی طرف انبیاء ورسل مبعوث فرمائے جن میں سے ہر رسول کی اساسی وبنیادی اور اوّلین دعوت توحید کے واضح اعلان اور شرک کی قطعی مذمت پر مبنی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ .﴾

اور یقیناً ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے (اس دعوت کے ساتھ) کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو۔ (یعنی شرک وشیطان سے بچو) (النحل:۳۶)

اور پھر جب نوح علیہ السلام نے انھیں توحید کی دعوت دی تو وہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوئے بلکہ مقابلے پر آڈٹے۔

اسی طرح آج بھی بتوں کی پوجا کرنے والے جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں ان کی طویل داستانیں سناتے ہیں بدھا، کرشن کنھیا، سیتا، کالی الغرض کہ ہر بت سے متعلق من گھڑت کرشمہ جات کی ایک طویل داستان ہے اور (کہتے ہیں کہ) یہ کبھی جیتے جاگتے انسان تھے۔

شرک کی قباحت مسلمہ ہے

اسلام کا کوئی مدعی شرک کی قباحت وشناعت سے انکار نہیں کرسکتا اور نہ ہی یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ اسلام میں شرک جیسے قبیح ترین فعل کے لئے جواز یا گنجائش موجود ہے۔
الحمدللہ! اسلام کا مدعی ہر فرد یہ جانتا اور مانتا ہے کہ اسلام میں شرک جیسے انتہائی مکروہ عمل کی رتی برابر گنجائش نہیں، شرک سے اللہ سخت نفرت کرتا ہے، شرک کرنیوالا اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو اُس کی مغفرت بھی نہیں ہوگی، اُس پر جنت حرام ہے اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

محمد ﷺ کی اُمت بھی شرک میں مبتلا ہوسکتی ہے یا نہیں؟

افسوس صد افسوس! کہ اب تو اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہو چلا ہے، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو یہ باور کرانے کے درپے ہیں کہ اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کا کوئی فرد شرک میں مبتلا نہیں ہو سکتا، بلکہ وہ شرک سے محفوظ و مامون ہے!!!

جبکہ دوسری طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جس طرح گزشتہ انبیائے کرام کی امتوں میں شرک داخل ہو چکا تھا بالکل اسی طرح محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں بھی شرک آسکتا ہے، اس اُمت کے بھی کچھ لوگ شرک میں مبتلا ہوسکتے ہیں بلکہ ہوئے بھی ہیں، محض آپ ﷺ کا اُمتی ہونے کی وجہ سے وہ شرک سے محفوظ نہیں ہو جائے گا۔ اب دو گروہ میں سے کس کی بات درست ہے اور کس کی غلط؟ کس کی بات حق ہے اور قرآن وسنت کے عین مطابق اور کس کی بات قرآن وسنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے؟

ابن حجر نے بھی شرح فتح الباری ج ۱۱ ص ۴۴۸ میں طاغوت کی تعریف کو محدود کیا ہے

جمع طاغوت، وهو الشيطان والصنم یہ طاغوت کی جمع ہے جو شیطان یا بت ہے

صحیح بخاری میں معلق روایت ہے کہ کچھ افراد تھے جو مختلف قبائل میں تھے اور مشرکین کے سر پنچ تھے

قَالَ جَابِرٌ: «كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا، فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ، وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ، وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ، كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ

لوگ ان قبائل کے سر پنچ سے فیصلہ کراتے ۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے

عن عبد الرحمن بن سمرة -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: «لا تحلفوا بالطَّوَاغي، ولا بآبَائِكُم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے طاغوت اور آباواجداد کی قسم مت لو

اس حدیث کا ترجمہ اردو میں کیا جاتا ہے

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ ہی اپنے آباواجداد کی۔

کتاب تطریز ریاض الصالحین از فیصل بن عبدالعزیز بن فیصل ابن حمد المبارک الحریملی النجدی (المتوفی: 1376ھ-) میں ہے

الطَّواغِي» : جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وهِيَ الأصنَامُ. وَمِنْهُ الحَدِيثُ: «هذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ» أيْ: صَنَمُهُمْ وَمَعْبُودُهُمْ. « وَرُوِيَ في غير مسلم: ... «بِالطَّوَاغِيتِ» جَمعُ طَاغُوت، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ.

یہ قبیلہ دوس کے طاغی تھے اور حدیث میں مراد ہے ان کے بت و معبود اور صحیح مسلم میں ہے بِالطَّوَاغِيتِ» جو طاغوت کی جمع ہے اور یہ شیطان و بت ہیں

راقم کہتا ہے یہ کلام منکر ہے ظاہر ہے طاغوت اگر بت یا شیطان تھے تو وہ انسانی جھگڑوں میں فیصلہ نہیں کر سکتے تھے

عمدہ القاری میں عینی نے درست شرح کی ہے کہ طاغوت محض بت و شیطان نہیں ہیں بلکہ انسانوں میں بھی ہیں

قَوْله: (الطواغيت) جمع طاغوت وَهُوَ الشَّيْطَان والصنم وَيكون جمعا ومفرداً ومذكراً ومؤنثاً، وَيُطلق أَيْضا على رُؤَسَاء الضلال

الطواغیت یہ طاغوت کی جمع ہے جو شیطان یا بت ہے اور یہ جمع و مفرد ہو سکتا ہے مذکر مونث ہو سکتا ہے اور اس کا اطلاق گمراہ سرداروں پر بھی ہوتا ہے

التوضيح لشرح الجامع الصحيح از ابن ملقن میں ہے

وفي "الصحاح": الطاغوت: الكاهن الشيطان، وكل رأس في الضلال

کنز الایمان (تفسیر قرآن) از احمد رضا خان بریلوی میں طاغوت کا ترجمہ شیطان کر دیا گیا ہے

یہاں سورہ بقرہ میں آیت ۲۵۶ میں طاغوت کا ترجمہ شیطان کیا گیا ہے

سورہ النساء آیت ٦٠ کو تو کسی بھی طرح شیطان نہیں لیا جا سکتا کیونکہ وہاں پر فیصلہ کرانے کا ذکر آیا ہے لیکن احمد رضا نے ترجمہ شیطان کیا لیکن تفسیر میں اقرار کیا ہے کہ کعب بن اشرف، طاغوت تھا جس سے فیصلہ کرایا جا رہا تھا-

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے انہیں نہ

الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ

دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ

پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو

اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکاوے ف۱۷۰

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور-کراچی ۔ پاکستان

معدوم ہے لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لئے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے (۱۷۰) شان نزول بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرا لیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہو گا اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے

شروح و تفاسیر لوگوں کی ایک بڑی تعداد نہیں پڑھتی وہ تو صرف ترجمہ ہی پڑھ لیتی ہے- اس تناظر میں ظاہر ہے علماء بریلوی ہوں، دیو بندی ہوں، غیر مقلدین ہوں یہ طاغوت کی اصل تعریف عوام سے چھپانے کے مرتکب ہو رہے ہیں - اگرچہ جدید کتب میں طاغوت کی تعریف میں انسانوں مثلا حاکموں کا ذکر ہے لیکن متقدمین مسلم علماء کو ابھی بھی طاغوت نہیں لکھا جاتا جنہوں نے گمراہی پھیلائی

امین احسن اصلاحی صاحب نے طاغوت کی تعریف اس طرح کی ہے

طاغوت سے مراد ہر وہ وجود ہے جو بندگی سے نکل جائے اور ہر وہ معبود ہے جس کی اللہ کے سوا پرستش کی جائے۔

(تدبر 591/1)

یہ تعریف مزید وضاحت کی متقاضی تھی البتہ ان کی جانب سے مکمل واضح نہیں کیا گیا—

بہر حال طاغوت کے ماننے والے اولیاء الشیطان ہیں- اور طاغوت محض بت اور جنات نہیں ہیں بلکہ انسان بھی ہیں- شارحین نے کہا طاغوت گمراہ لیڈر رہے- بھلا عثمانی صاحب رحمہ اللہ علیہ کا کہ انہوں نے واضح کیا کہ طاغوت تو علماء بھی ہیں جو شرک کو پھیلا رہے ہیں— کائنات کا سب سے بڑا ظلم شرک ہے- اس کے خلاف آواز بلند ہوئی جو اپنے آپ کو توحید کا علم بردار کہہ رہے تھے- غیر مقلد خواجہ قاسم ایک مقام پر طاغوت کی تعریف کرتے ہیں کہ مشہور صوفیاء طاغوت نہیں ہیں

طاغوت :۔ یاد رکھنا چاہئے کہ بزرگ اللہ کے بندے ہوتے ہیں وہ طاغوت نہیں ہوتے ہیں۔ طاغوت انہیں بنایا جاتا ہے کسی نے لات و منات کو طاغوت بنایا، کسی نے فرشتوں کو طاغوت بنایا، کسی نے پیغمبروں کو بنایا، کسی نے ولیوں کو، کسی نے اماموں کو، کسی نے پیروں کو، کسی نے مولویوں کو اور کسی نے شیطان کو طاغوت بنایا۔ اللہ کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائے اور پیغمبر کے سوا جس کی بات کو حجت شرعی مانا جائے وہ اسے طاغوت بنایا ہے۔ میری نگاہ میں جو شخص مسلمانوں کو بزرگان دین سے متنفر کرتا ہے اس کی اتباع کرنا بھی طاغوت بنانے سے کم نہیں بلکہ یہ اپنے وقت کا سب سے بڑا طاغوت ہے۔

غیر مقلدین خواجہ قاسم کے نزدیک بزرکان دین سے متنفر کرنے والا طاغوت ہے - افسوس صد افسوس- اللہ نے خبر دی کہ ہر دور کے شیاطین اس کے نبی کے دشمن ہوتے ہیں جن میں انسان بھی ہیں جن بھی ہیں تو ظاہر ہے طاغوت محض بت نہیں ہیں

و كذلك جعلنا لكل نبي عدوًا شياطين الإنس والجن

وہ لوگ جو شریعت سازی میں مصروف ہیں وہ یقینا اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں

ایک مومن نماز میں دوزانہ کفر کا فتوی دہراتا ہے جو من جانب اللہ آیا ہے- پہلے وہ رد شیطان کرتا ہے اس کو دھتکارا ہوا شیطان رجیم قرار دیتا ہے پھر وہ الفاتحہ میں مغضوب علیھم والضالین کہہ کر فتوی لگاتا ہے کہ ان میں سے نہ کر جن پر غضب الہی ہے جو گمراہ ہیں

ہماری زبان اردو کے تنقیدی ادب میں شخصیت پرستی ، بطل پرستی ، ذھن پرستی کے الفاظ موجود ہیں، لیکن اردو میں شخصیت پرستی کے الفاظ کو تنقیدی ادب کے الفاظ سمجھ کر ہلکا لیا جاتا ہے- اسی طرح ہمارے معاشرے میں طاغوت کو بھی شخصیت پرستی کی ایک شکل سمجھ لیا جاتا ہے جبکہ قرآن میں طاغوت کا ذکر نہایت سخت انداز میں کیا گیا ہے اس کے کھلے رد کا حکم دیا گیا ہے- طاغوت کا مقابلہ براہ راست اللہ سے ہے لہذا اس کا رد و کفر ضروری ہے —اسلامی نظام صرف اسی صورت نافذ ہو گا جب لوگ اس کو خود پسند کریں - اسلامی نظام صرف اور صرف عقائد کی اصلاح کے بعد ہی ممکن ہے - ایک بد عقیدہ مسلم حاکم کے تحت اسلامی نظام مزید شرک کی ترویج کی صورت نکلے گا۔